السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا یہ درست ہے کہ کسی نبی کےلیے اللہ تعالیٰ نے سورج کو روک دیا تھا یا اس کی رفتار کو کم کر دیا تھا؟ یہ کون سے نبی تھے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہاں یہ درست ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک نبی (یوشع بن نون علیہ السلام) کےلیے سورج کو روک دیا تھا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بنی اسرائیل کے) پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر (یوشع بن نون علیہ السلام) نے جہاد کیا، انہوں نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا: میرے ساتھ کوئی ایسا شخص جہاد کےلیے نہ جائے جس نے کسی عورت سے عقد کیا ہو اور ابھی) اس سے صحبت نہ کی ہو یا جس نے گھر بنائے ہوں ان کی چھتیں نہ ڈالی ہوں (ابھی صرف دیواریں تیار کی ہوں) یا جس نے (حاملہ) بکریاں یا اونٹنیاں خریدی ہوں ان کے جننے کا منتظر ہو۔ خیر وہ جہاد کےلیے گئے اور ایک گاؤں (اریحا) کے قریب اس وقت پہنچے کہ عصر کا وقت ہوگیا تھا یا نزدیک تھا، انہوں نے سورج کو مخاطب کر کے کہا:

(انک مامورة وانا مامور اللهم احبسها علینا فحبست حتی فتح اللہ علیہ) (بخاري، الجهاد والسير، قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم احلت لکم الغنائم۔، ح: 3124)

''تُو بھی (اللہ کا) تابع فرمان ہے اور میں بھی اسی کا تابع فرمان ہوں۔ پھر یوں دعا کی: یا اللہ! سورج کو روک دے! وہ روک دیا گیا یہاں تک کہ انہوں نے فتح حاصل کی۔''

اس کی حرکت کو موقوف کر دے'' سے معلوم ہوا کہ زمین ساکن ہے اور سورج اس کے گرد حرکت کرتا ہے جیسے اگلے فلاسفہ کا قول تھا، حال کے سائنس دان یہ کہتے ہیں کہ سورک مرکزِ عالم ہے اور زمین اور سب سیارے اس کے'' گرد گھومتے ہیں اور اس کی کشش اور اپنے ثقل کی وجہ سے اپنی اپنی جگہ قائم ہیں، اگر یہ موقف صحیح ہو تو سورج کو روک دینے سے یہ مطلب ہوگا کہ زمین کو ساکن کر دے اور اس کا ساکن کرنا گویا سورک کو روک دینا ہے کیونکہ سورج ایک ہی مقام پر نظر آئے گا اور زمین کی تیز حرکت کی وجہ سے جو چلتا ہوا دکھائی دیتا ہے وہ بات نہ رہے گی۔ (تیسیر الباری شرح صحیح بخاری)

(قرآن و حدیث سے دلائل سے واضح ہے کہ سورج متحرک اور زمین ساکن ہے۔ حافظ مقصود احمد)

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ افکارِ اسلامی

اصلاح عقائد و اعمال اور رسومات، صفحہ: 568

محدث فتویٰ